اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اٹھاونواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27/ستمبر 2022ء بروز منگل بمطابق 30/صفر المظفر 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	03
2	دعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	09
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	11
5	رخصت کی درخواستیں۔	12
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	12

جلد 58 ☆☆ شمارہ 04

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 ستمبر 2022ء بروز منگل بمطابق 30 صفر المظفر 1444 ہجری، بوقت شام 05 بجکر 05 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ﴿۱۳۴﴾

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۴﴾

ترجمہ: اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! رات کو ڈاکٹر ناصر اچکزئی کے بیٹوں کی شہادت کا جو واقعہ ہوا۔ اگر اُن کیلئے فاتحہ پڑھ لیں۔

میڈم شکیلہ نوید دہوار: بچے کا جو قتل ہوا ہے اُس کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مولوی صاحب! اُن کے حق میں مغفرت کی دعا پڑھیں۔

(مغفرت کی دعا کی گئی)

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات و تعمیرات): ہمارے وطن پر شہید ہونے والے جو ہیلی کاپٹر کریش ہوا ہے۔ دو میجر صاحبان اور چار ہمارے دوسرے تھے۔ اس وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جنہوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اُن کے لئے بھی مہربانی کر کے دعا کرا دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر؛ مولوی صاحب! شہداء کے حق میں دعا پڑھیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

میر اختر حسین لانگو: سر! مَیں ایوان کی طرف توجہ دلانا چاہونگا۔ جناب والا! گزشتہ چار یا پانچ مہینے سے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں جوانڈومنٹ فنڈ کے حوالے سے کمیٹی کی جو میٹنگ ہونی تھی وہ پچھلے چار پانچ مہینے سے نہیں ہوئی ہے جو کینسر کے مریض ہیں یا باقی جو مریض ہیں وہ انتہائی suffer کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے توجہ دلانا چاہ رہا تھا کہ آپ رولنگ دے دیں تو انڈومنٹ فنڈ کا بھی اس میں وہ کرلیں۔ جو انڈومنٹ فنڈ کمیٹی کی میٹنگیں ہوتی ان میں جو اُلٹا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو پتہ نہیں کیا بنا دیا گیا ہے۔ انتقامی کارروائیاں چل رہی ہیں اور آئے دن ٹرانسفر و پوسٹنگ یہ چیزیں ہو رہی ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ٹیچرز کو لا کے وہاں سوشل ویلفیئر آفیسرز کی جگہ پر بٹھایا جا رہا ہے اور اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہو رہی ہیں اور جو سنیئر آفیسران ہیں اُن کو کھڈے لائن لگا کے انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور جونیئر آفیسران کو لا کر چار، چار، پانچ پانچ پوسٹوں پر چارج دیا جا رہا ہے۔ جناب والا! DC، KC کے 70.75 کروڑ روپے مختلف این جی اوز میں بانٹے گئے اُن کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ پورے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو ایک ذریعہ بنایا گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اختر جان! ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے؟

میر اختر حسین لانگو: ڈیپارٹمنٹ کا مجھے پتہ نہیں ہے کس کے پاس ہے۔ پہلے بشریٰ رند صاحبہ کے پاس تھا۔ آج کل میرے خیال سے سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ جس کے پاس ہے DC , KC کے 70.75 کروڑ روپے مختلف

این جی اوز کو بانٹے گئے ہیں اُن کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے جناب والا! اور جو سوشل ویلفیئر کے سینئر آفیسران ہیں اُن سب کو اس نہج پر پہنچا دیا گیا ہے کہ وہ سب چھٹی لیکر گھروں میں بیٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور سوشل ویلفیئر جو انتہائی غریب، نادار، معذور لوگوں کا ڈیپارٹمنٹ ہے جو ان پر dependant ہے۔ اس کو اُنہوں نے دکانداری کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور کرپشن انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ تو اس سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ پر اور اس سے related جو غریب مسکین لوگ ہیں اُن کے حالات زار پر رحم کیا جائے۔ آپ رولنگ دے دیں اور سیکرٹری سوشل ویلفیئر کو یہاں بلالیں تاکہ اُن کے سامنے وہ تمام چیزیں تمام بے ضابطگیاں جو ڈیپارٹمنٹ میں ہو رہی ہیں وہ ہم اُن کے سامنے رکھ دیں اور اُس کے حوالے سے اُن سے باز پرس کی جائے۔ آپ رولنگ دے دیں سیکرٹری سوشل ویلفیئر کو بلالیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری سوشل ویلفیئر کو بلوچستان صوبائی اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔ پانچ، چھ مہینے ریکارڈ کے ساتھ کہ وہ اسمبلی کے اراکین کو ریکارڈ کے ساتھ بتائیں کہ چار، پانچ مہینے میں اُس نے کتنے علاج کئے۔ اگلے اجلاس میں۔

میر اختر حسین لانگو: اور جناب والا! اس وقت بغیر اشتہار دیئے کوئی سو، ڈیڑھ سو کے قریب لوگ اُنہوں نے کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھے نہ اُن کی کوئی advertisement آئی ہے نہ کسی کو پتہ ہے، چوری چھپے اپنے عزیز رشتہ داروں کو کنٹریکٹ پر لگائے۔ اُن کو طلب کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُس کو طلب کیا گیا ہے اختر حسین لانگو صاحب۔ سارے ریکارڈ کے ساتھ وہ پرسوں اسمبلی آجائیں اراکین کو بتائیں۔ وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں زیرے صاحب۔ جی

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ایسا ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ پورا صوبہ سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے اور لوگ متاثر ہیں اس دوران پبلک سروس کمیشن کے امتحانات اناؤنس کیئے گئے ہیں اسسٹنٹ کمشنر کی باقی پوسٹوں کی۔ تو اس صورتحال میں جب سٹوڈنٹس کے پاس پورا ڈویژن ڈوبا ہوا ہے باقی علاقوں میں تو اسٹوڈنٹس اس اہم امتحان کے لئے تیاری نہیں کر پائیں گے جو تیاری ہونی چاہیے پی سی ایس امتحان کے لئے۔ تو میری humble request ہوگی پبلک سروس کمیشن سے آپ کی توسط سے آپ کی Good Chair سے کہ امتحان کو پنجاب نے بھی اپنے exam ملتوی کیئے سندھ نے بھی ملتوی کیئے تو یہ بھی کم از کم اس حد تک کریں کہ اسٹوڈنٹس تو تیاری کرلیں جب انکے پاس بجلی نہیں ہے وہ تیاری کہاں سے کریں تو کم از کم مارچ تک لے جائیں یہ امتحانات تمام سٹوڈنٹس کا یہی ہے وہ پورے پیپرز لے آئے ہمارے پاس پورا کوئی درجنوں بلکہ سینکڑوں سٹوڈنٹس کے یہاں دستخط بھی موجود ہیں تو آپ کی Good Chair سے اس حوالے سے کوئی رولنگ جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس حوالے سے زیرے صاحب! میں پبلک سروس کمیشن سے بات کرتا ہوں اور ان کو آپ کا ایم پی ایز کا بتاتا ہوں تو جو بھی further ہوگا پھر آپ کو بتادوں گا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you very much

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں کہ عمر میں رعایت جام صاحب کی ہماری گورنمنٹ کے دور میں کوئی 43 سال تک تھی ابھی جو کیبنٹ نے relaxation دی ہے کوئی سات سال کی مہربانی کر کے اس کو اگر 43 نہیں کرتے ہیں کم از کم چالیس سال تک تو کردیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ آپ نے بالکل ایک صحیح پوائنٹ raise کیا۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں چند ماہ پہلے یا ایک سال قبل یہ قرارداد میں لایا تھا اور اسمبلی میں اس کو متفقہ طور پر منظور کیا جسطرح آپ دیکھ رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! کہ گزشتہ تقریباً چار پانچ سال سے جتنی پوسٹیں آتی ہیں وہ ہمیشہ اخباروں میں تو مشتہر کی جاتی ہیں لیکن اس کے بعد ان پر بھرتیاں نہیں ہوتیں اور یہ پریکٹس گزشتہ میرے خیال سے 15 سال سے بلوچستان مس جاری ہے تین tenure گزر گئے ہیں اشتہارات اخبارات میں آجاتے ہیں لیکن بھرتیاں کوئی بھی نہیں ہوتیں اور اس وقت بلوچستان میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نوجوان بے روزگار ہیں اور over age بھی ہوچکے ہیں یہ مثال ہم نے سندھ سے لے لی ہے۔ وہاں سے ایک نوٹیفیکیشن میں نے لایا تھا اس کو مثال بنا کے ہم یہ قرارداد لائے اور وہ منظور ہوئی اس کا نوٹیفیکیشن ہوا تو اس کو واپس لینا میرے خیال میں جناب اسپیکر صاحب! زیادتی ہے ابھی اس بجٹ میں جتنی بھی پوسٹیں آئی ہیں میرے خیال میں دو، دو تین، تین دفعہ اخبارات میں اشتہارات آچکے ہیں لیکن ان پر بھرتیاں کوئی نہیں ہورہی ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ جو 43 سال کی ہم نے age رکھی تھی اس کو دوبارہ اسی طرح بحال کیا جائے اور وہ اس اسمبلی کی متفقہ قرارداد ہے اتنی جلدی پھر اس کو واپس کرنا یہاں کے عوام کے ساتھ یہاں کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے آپ اس کو میرے خیال میں دوبارہ اس پر رولنگ دے دیں یا اس طرح کوئی قانونی کا طریقہ کار ہے اس کو واپس اسمبلی نے جسطرح پاس کیا تھا اس پر من وعن عملدرآمد کیا جائے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: کیبنٹ میں اس کا فیصلہ ہوگا تو آپ مہربانی کر کے کیبنٹ کے لئے بھجوادیں اور ان کو ڈائریکٹ کردیں اس نے پہلے سے آج کل جو بھی ایڈورٹائز ہورہی ہیں وہ کینسل ہورہی ہیں تو بجائے بڑھانے کے انہوں نے کم کردی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: عارف جان محمد حسنی صاحب! آپ نے بالکل صحیح پوائنٹ raise کیا ہے اسمبلی میں اگر اسمیں کیبنٹ ممبرز بیٹھے ہوتے تو ان کو ہم یہ بتادیتے کہ age جو ہے، کھیتر ان صاحب! آپ بیٹھے ہیں کیبنٹ سے اور

لہڑی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ age کے حوالے سے اس پر۔۔۔(مائیک بند)

جناب قائم مقام اسپیکر: وہاں آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ ہماری باتیں سن رہے تھے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: تو اس وقت ہم نے کافی ڈیپارٹمنٹس میں ہمارے درخواستیں مانگی تھیں وہ سب جام صاحب کے زمانے میں سات سال کی وہ کی تھی 36 سے 43 سال۔ بلکہ ہماری کیبنٹ تھی تو اب آپ کا سیکریٹریٹ ہے وہ بھی inses کررہا ہے کہ 36,35 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے تو kindly ہماری آپ سے request ہے کہ آپ کرلیں سی ایم صاحب آج تشریف لا رہے ہیں تو انشاء اللہ ہم اسکی 43 پر ضرور لے جائیں گے کیونکہ جو کاغذات داخل کر چکے ہیں ابھی ہمارے خاص کر میرے ڈیپارٹمنٹ اگلے چند دنوں میں اور ایڈورٹائزمنٹ بھی آرہی ہیں اور پندرہ اور بیس کے درمیان کچھ پوسٹوں پر اہم ٹیسٹ انٹرویو رکھ رہے یں تو وہ effect ہو رہا ہے کیونکہ ہم اب اس age پر جائیں گے یا اس age پر اور نئی ہزاروں کی تعداد میں ہم پوسٹیں ایڈورٹائز کر رہے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اس بلوچستان کے نوجوانوں کو ہم روزگار دیں۔ تو انشاء اللہ یہ بہت جلد آج سی ایم صاحب آئیں گے کل ہم میٹنگ کر کے یہ تو ضرور کریں گے۔ لیکن آپ اپنے سیکریٹریٹ کیونکہ یہ آپ کا اپنا سیکریٹریٹ ہے تو آپ اس کے ساتھ bound نہیں ہیں پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ تین سیکریٹریٹ ہوتے ہیں گورنر سیکریٹریٹ، چیف منسٹر سیکریٹریٹ اور آپ کا سیکریٹریٹ تو kindly آپ سے گزارش ہے کہ آپ تو ادھر کے لئے سفارش کر رہے ہیں ہم آپ سے سفارش کروا رہے ہیں کہ اسکو 43 کر دیں کیونکہ لوگ بہت پریشان ہیں آپ announce کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب! اصل میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے جو فیصلہ کیا تھا اس پر اسمبلی میں بھی یہ رول لاگو کرنا چاہتے ہیں کہ over all بلوچستان کے لئے 43 نہیں تو کم از کم چالیس تو ہو کیونکہ۔۔۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: نہیں انشاء اللہ ہم 43 کریں گے ماما۔ انشاء اللہ میں سی ایم صاحب سے گزارش کروں گا آج تشریف لا رہے ہیں اور آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ لیول پر تو کر لیں پھر ہم اسی کو base بنا کے آگے بھی لے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چلیں چلیں میں دیکھتا ہوں اس کو۔

جناب احمد نواز بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب قائم مقام اسپیکر: جی.

جناب احمد نواز بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ سردار صاحب آپ نے اس مسئلے پر اپنے ویوز دے دیئے پورا بلوچستان اس کا منتظر ہے اس میں ہماری خواتین خصوصاً ظاہر ہے وہ گھروں میں بیٹھی ہیں اسی آسرے میں کہ یہ

43 ہو جائے۔اسی اسمبلی سے ملک نصیر کی قرارداد تھی اسمیں سارا ایوان متفق تھا کہ یہ 43 ہو کر یہاں سے منظور بھی ہوا وہ لاگو بھی ہوا خدا جانے ابھی آپ لوگوں کیسے اسے واپس کیا یہ میں اور پارٹی کی طرف سے بھی ہم request کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ احمد نواز صاحب۔

جناب احمد نواز بلوچ: سر! میرا پوائنٹ آف آرڈر آپ تھوڑا اسا سن لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی تک جو آپ بات کر رہے تھے وہ کیا تھی؟

جناب احمد نواز بلوچ: میں تھوڑا زیادہ کروں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اچھا وہ الگ تھی۔

جناب احمد نواز بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب اسپیکر۔صاحب! اسپیکر صاحب! بلوچستان میں یا پورے ملک میں جو حالیہ بارشیں ہوئیں اس میں جس انداز میں ہمارے صوبے کو سو سال آگے لے جانے کے بجائے یا دو سال پیچھے دھکیل دیا ہے تو اس بنا پر میں اس خوابِ خرگوش گورنمنٹ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا نصیر آباد کو ٹائم دے دے کیونکہ نصیر آباد، جعفر آباد، بولان، بیلہ پورا موسیٰ خیل جتنے بھی ہمارے علاقے ہیں وہ پوری اس گورنمنٹ کی مدد کے طلب گار ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے ہاتھ کو نہ دیکھیں آپ نے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اپنے لوگوں کی مدد کریں۔ جناب اسپیکر! آپ جعفر آباد، نصیر آباد جائیں صرف روڈ کو نہ دیکھیں روڈ پر پانی پر لڑائی ہو رہی ہے وہاں صاف پانی پینے کے لئے نہیں ہے تو اندرونی جو گھوٹس ہیں اس میں گھوٹس کے علاوہ کوئی اور Source نہیں ہے جناب اسپیکر یہ اگر آپ ہیلی کاپٹر سے وزٹ کریں آپ دنیا کے جدید آلات ہم اپنی عوام کو تنہا چھوڑے ہیں جناب اسپیکر! یہ ایوان گواہی دے گا کہ ہم اپنے لوگوں کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہیں ہم صرف کاغذوں کے لئے اپنی عیاشیوں کے لئے اور عوام کے لئے کچھ نہیں ہو رہا ہے جناب اسپیکر! ابھی تک جعفر آباد نصیر آباد اس بیلٹ میں آپ کا NDMA اور PDMA غائب ہیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ جو این ایچ اے ایک سفید ہاتھی بنی ہوئی ہے جناب اسپیکر صاحب! ہماری روڈوں کی حالت دیکھ لیں اس ایک مہینہ دو مہینے میں ہماری روڈوں مین شاہراہوں کی کیا حالتیں ہوئی ہیں۔آپ اگر night میں وہاں سفر کریں ہر جگہ demages ہیں اگر کوئی اور صوبے سے کوئی بندہ یہاں آجائے۔۔۔ اس بے چارے کو تو پتہ نہیں کہ کہاں سے روڈ ٹوٹی ہوئی ہے کہاں سے اس میں کچ لگا ہوا ہے وہ تو اسی سپیڈ میں آئے گا جناب چیئرمین! بہت سے حادثات انہی روڈں پر ہو رہے ہیں این ایچ اے کو ابھی آپ یہاں طلب کریں اس کو تنبیہ کریں کہ ہماری روڈز کی حالت آپ دیکھ لیں کہ ان روڈوں کی کیا حالت ایک ڈیڑھ مہینہ گزر رہا ہے لوکل سطح پر اس پر ڈمبنگ ہوئی ہے یا کچھ ہوا این ایچ ابھی تک خواب خرگوش میں مبتلا ہے۔جناب چیئرمین! میں چاہتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں کہ

این ایچ کے بڑے کو یہاں بلا دیں تا کہ ہم سارے جتنے بھی دوست ہیں ہم ان سے بات کریں ابھی تک این ایچ اے کے لوگوں نے وہاں وزٹ تک نہیں کی ہے اور اسکے علاوہ وہاں صرف DC's پر چھوڑے ہیں کیا انکے ساتھ وسائل نہیں ہیں اور جہاں ہیلی کاپٹر کی ضرورت ہے وہاں مہینوں انتظار ہے کہ پانی کم ہوجائے وہاں لوگوں کے لئے ہم پانی پہنچائیں کھانا پہنچائیں وہاں نہ لکڑی ہے نہ گیس ہے نہ بجلی ہے لوگ ایسے ہی دھوپ میں پڑے ہوئے ہیں وہاں ابھی تک ٹینٹس نہیں پہنچے ہیں جہاں انہوں نے خیمہ بستیاں قائم کی ہیں۔ جناب چیئرمین! وہاں ہمارے لوگ دو کلو آٹے کے لئے اسکے کیمپ میں نہیں جائیں گے لوکل ہیں، لوکل ماحول ہے ہمارا، ہمارا قبائلی ماحول ہے اگر ہمیں راشن دینا ہے باعزت طریقے سے ہمارے گھروں تک اُن لوگوں تک پہنچایا جائے تا کہ اُس میں پھر یہ کلچر نہ ہو کہ یہ میرا ووٹر ہے یہ اُس کا ووٹر ہے یہ اُس کے آدمی ہیں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ صاف شفاف طریقے سے اُن لوگوں تک راشن پہنچایا جائے، لوگ ابھی تک منتظر ہیں اُس کے علاوہ ہمارے جو ڈائیریا وہاں جن جن علاقوں میں پھیلا ہوا ہے جناب اسپیکر! وہاں لوگ اور خصوصاً بچے صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے ڈائیریا ہو رہے ہیں وہاں کل بھی میں نے رپورٹ دیکھی تھی کہ بہت سے بچے فوت ہو چکے ہیں۔ تو اِس پر آپ ایک رولنگ دے دیں تا کہ یہ ہماری سوئی ہوئی گورنمنٹ جاگ جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ احمد نواز بلوچ صاحب، NHA کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ NHA چونکہ federal subject ہے، مگر بلوچستان اسمبلی سے چیئرمین NHA کے لیے ایک letter ہم بھجواتے ہیں کہ جو نقصانات ہوئے ہیں کم از کم اُن کا ایک survey کیا جائے۔ سیکرٹری صاحب! چیئرمین NHA کو ایک letter یہاں سے جانا چاہیے۔ وقفہ سوالات۔ زاہد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر۔ آپ چیئرمین NHA کو یہاں بُلالیں تا کہ بلوچستان جیسا کہ ہم QESCO کے چیف کو یہاں بُلایا ہم نے GM سوئی سدرن کو بھی یہاں بُلایا وہ بھی فیڈرل ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پراونشل لیول پر تو ہم یہاں بُلا سکتے ہیں فیڈرل لیول پر وہ پابند نہیں بلوچستان اسمبلی کے۔

میر اختر حسین لانگو: نہیں سر! آپ نے CEO QESCO کو بھی۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صوبے میں جو اِن لوگوں کا نمائندہ بیٹھا ہے میرے خیال سے اُن کی بات آپ کر رہے ہیں؟

میر اختر حسین لانگو: اُن کو بھی بُلانا ہے لیکن NHA کی نمائندگی یہاں ہوتا کہ ہم اُن سے جو ہماری روڈز ہیں ابھی لسبیلہ کی روڈ ہے اُوتھل کی ہے باقی اِسی طرح پڑی ہوئی ہیں، باقی جگہوں پر لوگ 15, 15 سے دن لوگ سڑکوں پر خوار ہیں راستے نہیں کُھل رہے ہیں۔

میر احمد نواز بلوچ: سر! پنجرہ پُل پر ویگنوں میں کتنے بچے فوت ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: احمد نواز صاحب! آپ کو point of order ریکارڈ کا حصہ بن گیا ہے اُن کو ہم یہاں سے ایک letter بھیجتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **وقفہ سوالات**

جناب قائم مقام اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب چونکہ یہاں نہیں ہیں اُن کا سوال disposed off کیا جاتا ہے 457 اور 458۔ سید عزیز اللہ آغا بھی نہیں ہیں اُن کا سوال بھی table کر دیا گیا ہے یہ بھی disposed off کیا جاتا ہے۔ زیرے صاحب! آپ کا سوال جو table کر دیا ہے سوال نمبر 705

جناب نصر اللہ خان زیرے: سوال نمبر۔705

☆**705** **جناب نصر اللہ خان زیرے، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اگست 2021</u>

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>9 جون اور 10 اگست 2022 کو موخر شدہ</u>

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے سال 2018 تا 2020 کے دوران کتنی نئی گاڑیوں کی خریداری کی گئی ان کے نام نمبر، ماڈل اور قیمت خرید کی گاڑی و سال وار تفصیل دی جائے اور ان میں سے کل کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی نیز مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں نئی گاڑیوں کی خریداری کی مد میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اکتوبر 2021۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے سال 2018 تا 2020 کے دوران نئی خریدی گئی گاڑیوں کی تفصیل مع نام، رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور قیمت خرید کی گاڑی و سال وار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری ملاحظہ فرمائیں۔

نیز محکمہ ہذا کیلئے مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں نئی گاڑیوں کی خریداری کیلئے 5.5 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جن کی منظوری تا حال محکمہ خزانہ کی طرف سے نہیں دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس کی لیلیٰ ترین پارلیمانی سیکرٹری ہیں وہ آج آئی نہیں ہیں۔ اصل میں یہ اسپیکر کی بجائے CM کی responsibility بنتی ہے کہ اجلاس والے دن ہمارے ممبرز اور منسٹرز آئیں اور سوالات کے جوابات دیں۔ نصر اللہ زیرے صاحب آپ کو جواب مل گیا ہے میرے خیال سے disposed off کر دیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اِس پر میں نے supplimentary Question کرنے تھے، وہ منسٹر تشریف نہیں رکھتی ہیں تو کیا کریں۔ جناب اسپیکر! نعیم بازئی کو علم ہوگا وہ ایکسائز کے پہلے کے منسٹر رہ چکے ہیں اگر اُن کا جواب قابل قبول ہے تو وہ آپ کو جواب دے دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے نصر اللہ زیرے کے دو سوال defer کیئے جاتے ہیں۔ 705 اور 741

۔ملکھی شام لعل آپ کا سوال نمبر 780 ۔ چھٹی کی درخواست اُنہوں نے دی ہے ۔ جس کا جواب آیا ہے اُس کو disposed off اور جو ضمنی سوالات کرنے چاہتے ہیں، میرے خیال سے سوال کرنے والے کو تو حاضر ہونا چاہیے۔ میر عارف جان حسنی صاحب! آپ کو جو جواب مل گیا Question 796

میر محمد عارف محمد حسنی: جی مَیں تھوڑی سی بات کروں گا یہاں متعلقہ وزیر موجود نہ بھی ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ جو مَیں نے منشیات برآمدگی کی تفصیل مانگی ہے عام طور پر بلوچستان میں یہ ہوتا ہے کوئی بھی ادارہ جو منشیات پکڑنے والے مختلف ادارے ہیں یہ کیا کرتے ہیں منشیات پکڑتے کچھ اور ہیں پھر change کر دیتے ہیں۔ اِس کا کوئی طریقہ کار بتائیں کہ جی یہ کیا ہوتا ہے کیسے یہ change ہوتا ہے، کیمیکل پکڑتے ہیں change کر دیتے ہیں۔ تریاق منشیات یا شراب یا جو بھی پکڑا جاتا ہے پھر ایک نمبر کی جگہ، دو نمبر رکھ کے اُٹھایا جاتا ہے اور اِس میں کروڑوں روپے کمائے جاتے ہیں۔ تو اِن سے ہم نے پوچھنا تھا کہ جی آپ بتائیں کہ یہ seal ہوتا ہے کیا طریقہ ہوتا ہے تو کوئی موجود نہیں تو بس پھر میرا چھوڑ دیں سوال بس ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: محکمہ لائیو اسٹاک سید عزیز اللہ آغا آپ اپنا سوال نمبر 505 دریافت فرمائیں۔ منسٹر لائیو اسٹاک بھی نہیں آئے ہیں۔ منسٹر صاحبان تو نہیں ہیں البتہ اُن کے ساتھ سیکرٹری صاحبان آئے ہیں یا آج وہ غیر حاضر ہیں؟ ٹھیک ہے تو عزیز اللہ آغا صاحب آپ کا سوال defer کر دیں کہ disposed off کر دیں۔ سوالات لائیواسٹاک کے defer کیے جاتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق نصراللہ زیرے آپ۔

میر اختر حسین لانگو: گیلری میں نہ کوئی سیکرٹری صاحب ڈیپارٹمنٹ کے آئے ہیں جن کے سوالات ہیں اور نہ ہی منسٹر صاحبان آئے ہیں۔ تو آپ مہربانی کر کے رولنگ دیں اور اپنے سیکرٹریٹ سے کہہ دیں کہ باقاعدہ اُن کو letter بھی لکھ دیں یا تو پھر آپ اپنے rules میں دیکھ لیں کہ آپ کے پاس کیا اختیارات ہیں اِن کو پابند کرنے کے آپ اپنے اختیارات استعمال کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر برائے محکمہ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں ، مسئلہ یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے کونسل آف کامن انٹرسٹ یعنی C C I اجلاس میں NCHD کے اساتذہ کرام کو صوبے میں ضم کیا اور اِس بابت باقی صوبوں نے اپنے NCHD کے اساتذہ کو مستقل کیا اور وہ باقاعدہ طور پر اپنی تنخواہیں وصول کر رہے ہیں لیکن حکومت بلوچستان محکمہ تعلیم نے اب تک اِن اساتذہ کی مستقلی کی بابت کوئی اقدام نہیں اُٹھایا ہے اور مذکورہ اساتذہ کو اٹھارہ ماہ سے تنخواہیں بھی نہیں ملی ہیں۔ لہٰذا حکومت اِن اساتذہ کی مستقلی

کی بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! وزیر تعلیم نہیں ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: منسٹر صاحب کے بچوں کی شادی ہے وہ کوہلو گئے ہوئے ہیں، میرے خیال میں چھٹی کی درخواست آئی ہے اُس کی یا نہیں شاید اُس کے PS نے نہیں دی ہے۔اُن کے بچوں کی شادی تھی کل بھی میرے خیال میں نہیں تھے آج بھی تو گئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں، اِس پر اگر آپ کہتے ہیں تو سیکرٹری سے رپورٹ منگوائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں ایسا کریں 29 کو سیکرٹری سے باقاعدہ رپورٹ بھی منگوالیں۔ کیونکہ یہ صرف BEC کا بھی ہے اِس میں تب اِس پر بول بھی سکیں گے یہ بڑا اہم issue ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: سر! ایسے کرلیں۔29 کے لیے رکھ لیں، سیکرٹری کو direct کردیں کہ رپورٹ بناکے، اگر وہ نہیں تھا تو ہم پھر اُس کو ایوان کے سامنے لائیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور اِس میں یہ دو ہیں یہ، BEC اِس میں ایک National commission for women development, NCHD ہے اور دوسرا ہمیں جو حوالہ کیا گیا تھا اٹھارہویں ترمیم کے بعد، Basic education community schools یعنی BECS یہ دونوں کی وہ تفصیلات ہمیں فراہم کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری ایجوکیشن کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آنے والے اجلاس میں اسمبلی کو تفصیل فراہم کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا، میر ضیاءاللہ لانگو صاحب نے کوئٹہ سے باہر کی بنا، میر اکبر آسکانی کوئٹہ سے باہر کی بنا، جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر کی بنا، جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب ناسازی طبیعت کی بنا، مُکھی شام لعل صاحب ناسازی طبیعت کی بنا، محترمہ لیلیٰ ترین کوئٹہ سے باہر کی بنا، ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی صاحبہ کوئٹہ سے باہر کی بنا، محترمہ بانو خلیل صاحبہ ناسازی طبیعت کی بنا اور محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب قائم مقام اسپیکر: درخواستیں کی رخصت منظور ہوئیں۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم ہوئیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کاروائی برائے قانون سازی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئرمین مجلس قائمہ، برمحکمہ بورڈ آف ریونیومجلس کی رپورٹ بابت "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" پیش کریں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: مَیں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ مالیات، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ، مجلس کی رپورٹ بر " بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو، "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور): مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ، "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور غور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔"

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو فی الفور غور لایا جائے؟ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ " بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو فی الفور غور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو، "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ، "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء

(مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ "بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء)" کو سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ

قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء)" کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء)" کوفی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کوفی الفور زیرغور لایا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کوفی الفورغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء)" کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء)" کومنظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کومنظور کیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: کیا بات ہے کھیتران صاحب۔تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2022ء) کومنظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء) کا پیش کیا جانا۔وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت" بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کا پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے" بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)"ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ

2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک تو آپ نے پیش کردی۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا "بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے Exempt (مداخلت۔ مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: Exempt قرار دیا جائے؟

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں۔ یہ سوشل سیکورٹی کا بڑا اہم قانون ہے۔ یہ غریب لیبر جو ہیں اِنکے بارے میں کیا لکھا ہے اِس کو ہم اگر study کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب وہ پاس ہوگیا ہے۔ یہ کمپنسیشن والا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں بھی کمپنسیشن والے کی بات کررہا ہوں۔۔۔ (معزز اراکین اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ لوگ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ "بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟۔۔۔ (معزز اراکین اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ جو ہے 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت" بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔۔۔ (معزز اراکین اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے)

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ہوگیا۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کو قواعد انضباط کار

بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کو فی الفور زیرِ غور لایا جائے؟۔۔۔(بہت سے اراکین اسمبلی بغیر مائک کے بولتے رہے) سیکرٹری صاحب آپ گنتی کریں کہ کیا؟ جو حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں جو حق میں نہیں ہیں وہ بیٹھ جائیں۔ پہلے والا پاس ہو گیا ہے زیرے صاحب آپ late ہو گئے۔ آپ late ہو گئے۔ اگر ہاؤس نے زیرِ غور نہیں لایا پھر یہ defer ہو جائیگا۔۔۔(بہت سے اراکین اسمبلی بغیر مائک کے بولتے رہے)

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس بل کو میں دوبارہ پیش کرتا ہوں جو لوگ اِس کے حق میں ہونگے وہ کھڑے ہو جائیں گے جو نہیں ہونگے وہ بیٹھ جائیں گے۔ کیونکہ یہ تھوڑا متنازعہ ہو گیا ہے۔(بہت سے اراکین اسمبلی بغیر مائک کے بولتے رہے) مَیں پیش کرتا ہوں پھر آپ لوگ بول دیں کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میں دوبارہ پیش کرتا ہوں۔ بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت "بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا " بلوچستان ورکرز کمپنسیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء

(مسودہ قانون نمبر 36 مصدرہ 2022ء)" کوقواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک کوایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں لہٰذا مسودہ قانون نمبر 36 کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **بلوچستان occupational سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) کا پیش کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محنت وانفرادی قوت کی جانب سے بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محنت وانفرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) کوقواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان occuptional سیفٹی اینڈ ہیلتھ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2022ء) کوقواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جو پاس کرنے کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور جو پاس کرنے کے حق میں نہیں ہیں

وہ بیٹھے رہیں۔ جو پاس کرنے کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک کو ایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہذا مسودہ قانون نمبر 37 کو متعلقہ مجلس قائمہ کی سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **آڈٹ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ، قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 22-2021 برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر خزانہ کی جانب سے، قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 22-2021 برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 22-2021 برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر دی گئی لہذا اس پبلک اکاونٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! 9 جون 2022ء کو آپ نے ایک رولنگ پاس کی تھی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کو فلور کس نے دیا ہے جو آپ۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: میں نے آپ سے اجازت لی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: آپ نے 9 جون 2022ء کو good chair سے رولنگ پاس کی تھی چیف سیکریڑی کو اُنہوں نے رپورٹ دینی تھی۔ لیکن ابھی تک وہ رپورٹ نہیں آسکی۔ اور میں آج خود چیف سیکریڑی کے آفس گیا انتظار کیا اُنہوں نے ملاقات کا وقت بھی نہیں دیا لہذا اُنہیں اسمبلی طلب کیا جائے اور جو رولنگ 9 جون کو آپ نے دی تھی اُس سے متعلق اُن سے بات کی جائے۔ آپ کے علاقے کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب یہ یقیناً اِنہوں نے اسمبلی کو رپورٹ کرنی تھی جو ابھی تک رپورٹ نہیں دی تین دن کے لیے جو ہے چیف سیکریڑی کو ایک last جو ہے جائے گا سیکریڑی کو میں نے ہدایت دے دی ہے کہ دو تین دن کے اندر وہ بلوچستان اسمبلی کو رپورٹ دے دیں جو اسپیکر نے رولنگ دی ہے اُس پر اُنہوں نے ایوان کو رپورٹ پیش نہیں کی۔ اگر تین دن تک بھی اُنہوں نے نہیں کی تو اُس کے بعد پھر جو سرکاری کارروائی ہوگی وہ کی جائے گی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you Mr speaker۔ایک دوسرا بڑا اہم issue ہے کوئٹہ شہر میں بہت ساری ہاؤسنگ اسکیم بن رہی ہے یقیناً اچھی بات ہے ہاؤسنگ اسکیم بنے مگر جناب اسپیکر اس کا بھی ایک طریقہ کار رہوتا ہے کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی با قاعدہ طور پر اجازت دیتی ہے اُن کے شرائط ہوتے ہیں کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا اپنا ایک law ہوتا ہے کہ وہ کن کن بنیادوں پر، کن کن قواعد وانضباط ر کے مطابق ہاؤسنگ اسکیمات کو اجازت دیتی ہے۔ بہت سارے ایسی اسکیمات ہیں کہ لوگوں سے کروڑوں اربوں روپے بٹور لیے گئے اُنہیں فائل تھما دیئے گئے ہیں اور اُن سے پیسے لے رہے ہیں لیکن آج تک اُن علاقوں میں نہ تو کوئی زمین ہے اور نہ کوئی development کا کام ہے۔ جس طرح DHA نے اُن ندی نالوں پر جہاں پر اگر پشتون آباد میں پانی کا کوئی قطرہ گرتا ہے، اگر یہاں کینٹ میں کوئی پانی کا قطرہ گرتا ہے، اگر سریاب میں تو وہ تمام پانی DHA کو جاتا جاتا ہے جہاں DHA بنا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ DHA مکمل طور پر اس بارش میں ناکام ہوئی۔ اسی طرح باقی بہت ساری اسکیمات ہیں جن کا اگر ایک ایک کا نام اگر میں لے لوں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اِن لوگوں نے لوگوں سے کروڑوں روپے اربوں روپے لوٹ لیے ہیں اور اُن کی کوئی زمین نہیں ہے۔ اس میں جو کاسی بحریہ ٹاؤن ہے 2014ء میں اُنہوں نے نواں کلی میں اسکیم شروع کیا وہ ابھی تک نامکمل ہے، 2016 میں بلیلی ہاؤسنگ شروع کی وہ ابھی تک اسی طرح پڑی ہوئی ہے لوگوں سے پیسے لیے، 2021 میں نوحصار میں ہاؤسنگ اسکیم شروع کی کوئی پیسہ نہیں۔ اسی طرح دشت میں بہت ساری اسکیمات بنی ہوئی ہیں لوگوں سے کروڑوں روپے وصول کیے لیکن وہاں پر ساری اسکیمات 80% اسکیمات جو ہیں وہ ناکام ہو گئے ہیں۔ تو آپ QDA کو بلالیں کہ اِن تمام اسکیمات سے متعلق کیا rules regulations ہیں کتنے عرصے میں وہ لوگوں کو قبضہ دینگے، کتنے عرصے میں وہ تمام سہولیات دیں گے لوگوں کو۔ لوگ بیچارے آج آپ کے آفس آئے تھے آپ سے وہ رو رہے تھے کہ یہ مسئلہ اسمبلی میں اُٹھایا جائے حکومت ہے قانون ہے QDA ہے اُن کے laws ہیں۔ تو اس کو تمام جتنے بھی اُنہوں نے register کیے ہیں ہاؤسنگ اسکیمات سب سے متعلق یہاں اسمبلی کو آگاہ کیا جائے۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب آپ نے ایک بہت اچھا point raise کیا۔ کوئٹہ میں جو ہے یہ ہاؤسنگ اسکیم کے نام پر کافی فراڈ چل رہا ہے میرے پاس کافی لوگ آتے ہیں کہ ہم لوگوں سے پیسے لیے گئے ہیں اور ہمیں نہ پلاٹ ہے اور نہ بالکل کوئی ہماری بات سن رہا ہے۔ تو اس پر جو ہے۔

حاجی احمد نواز بلوچ: sir اس رولنگ میں مستونگ کو بھی include کریں مستونگ میں بھی ہاؤسنگ اسکیمیں زیادہ بن رہی ہیں سر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئرمین QDA کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے کہ وہ کوئٹہ کے تمام اسکیمات جتنے

بھی شروع ہیں اُن کی اور دشت کی بھی جتنی اسکیمات ہیں اُن کی رپورٹ جو ہے اسمبلی کے ممبران کو پیش کریں کہ یہ اسکیمات کس بنیاد پر انہوں نے اجازت دی ہے اور کتنا انکا time frame set ہے رپورٹ کے ساتھ ساتھ چیئرمین QDA کو بھی بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔ جی عارف جان محمد حسنی۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! میں تھوڑی بات کروں گا منسٹر صاحب اگر وہ بھی میری بات سن لیں تھوڑی۔ لیویز میں ہزاروں نوجوان بھرتی ہوں مگر آپ کو پتہ ہوگا۔ کہ لیویز میں آدھ سے زیادہ پوسٹیں بیچ دی گئیں۔ اب آپ سوچیں جو لیویز سپاہی دس لاکھ روپے دیکر بھرتی ہوگا وہ روڈ پر عوام کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اور اُس کے ساتھ میں police department کو appreciate کروں گا۔ کہ اُن کی بھرتیاں کافی حد تک میرٹ کے مطابق تھیں۔ اُس کے علاوہ میں بات کروں گا جناب اسپیکر! غضب کرپشن کی عجب کہانی، بلوچستان کی عوام کو پتہ نہیں ہوگا۔ مگر MPA صاحبان ہمارے کافی ہیں جن کو پتہ ہوگا۔ کوئٹہ سمنگلی کی زمینوں میں allotment کی گئی first phase میں کوئی دو سال پہلے۔ اُس میں 10 ارب روپے کمائے گئے اور دوسرے phase میں ہزار ایکڑ allot کئے گئے۔ مگر عین موقع پر قانون کا ڈنڈا حرکت میں آ گیا۔ سینیٹر عبدالقادر کی سیاسی حیثیت کا کوئی بتا سکتا ہے کہ اُس کی حیثیت کیا ہے۔ اور وہ ٹھیکوں اور زمینوں کی allotment میں کھربوں روپے کس کے لیے کمار رہا ہے وہ کس کا front man ہے۔ اُس کو اگر نیب پکڑے تو بتا سکتا ہے کہ سینیٹ کا الیکشن اِس دفعہ بلوچستان کو کتنے میں پڑا۔ عبدالقادر، عبدالقادر، ضیاء سنجرانی تحصیلدار کو اگر anti corruption پکڑ لیں۔ اگر سینیٹر عبدالقادر کو نہیں پکڑ سکتے ضیاء سنجرانی کو ہی پکڑ لیں تحصیلدار کو جو مین آدمی ہے۔ تو وہ بلوچستان میں mega corruption کا پردہ فاش کرسکتا ہے۔ جناب اسپیکر! یہ جو میں بات کر رہا تھا پچھلے دنوں کہ ہمارے ضلع کے ساتھ بہت زیادتی کی گئی ہے پچھلے دس گیارہ مہینوں سے۔ ڈاکٹر عبدالمالک کو بہت بڑا credit جاتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے تربت کو ایک مثالی شہر بنا دیا ہے master plan Turbat کہ جو کام ابھی تک ہو رہے ہیں۔ ہم نے دالبندین میں 30 کروڑ کے tender کیے 52 کروڑ کے ہم نے اور tender کرنے تھے۔ کہ گورنمنٹ change ہوگئی اور وہ رک گیا۔ تو سی ایم صاحب سے کیونکہ پہلے رابطہ نہیں تھا ہمارا آنا جانا نہیں تھا جب رابطہ ہوا اُن سے بات کی ہم نے۔ تو اُنہوں نے ابھی اُس کی permission دیدی ہے کام شروع کرنے کی۔ تو مجھے بتایا جائے کہ اُس گیارہ مہینے کا ذمہ دار کون ہے جو وہاں پر نالیاں اور روڈ اور وہاں پر جو کام ہو رہے تھے پچھلے گیارہ مہینے سے۔ ہمارے لوگ دالبندین والے وہاں پر روڈوں پر جو ذلیل ہو رہے تھے۔ کیونکہ توڑ پھوڑ کیوجہ سے روڈز بہت زیادہ دالبندین سائڈ کی خراب ہوگئیں تھیں۔ تو اُس کا ذمہ دار کون ہے بتایا جائے۔ اُس کے بعد اِنہوں نے دالبندین میں جو officer لگائے۔ ابھی بھی ہم سے پوچھتے ہیں کہ جی آپ بتائیں کہ آپ 22 ارب روپے کے کام کیے 22 ارب روپے کے کام کدھر ہے

22ارب کے ہیں یا25ارب کے ہیں یا18ارب کے ہیں میں نے آج تک حساب نہیں کیا۔مگر جتنے بھی ارب کے ہیں جلد ہی ہم اِن کا کتابچہ نکالیں گے بتائینگے کہ ہم نے کیا کام کیا ہے ۔تو وہ دوسرے والے اپنا بتائیں کہ جی وہ فیڈرل federal departments نے یا PWD نے کیا باقی PWD کے throght اُنہوں نے جو کام کیے ہیں ہمارے department کے throught اُنہوں نے جو کام کیا ہے اُن کا کیا ہوا۔اُن کا تو آج تک پتہ ہی نہیں چلا کہ وہاں پر کام ہوا ہے سینکڑوں وہاں پر ٹیوب ویل لگائینگے مگر کچھ نہیں پتہ کہ کہاں پر لگائے گئے ہیں ۔دالبندین water supply scheme کیونکہ دالبندین شہر میں پانی نہیں ہے جناب اسپیکر ! دالبندین water supply scheme ایک بہت بڑا project ہم نے شروع کیا تھا وہ بھی اِنہوں نے بند کروادیا۔حالانکہ دالبندین شہر کے لیے ہم کرر ہے تھے ۔ابھی سی ایم صاحب سے بات ہوئی ابھی اُنہوں نے کھول دی ہے ابھی اُنہوں شروع کروادیا ہے کام ہمارے ۔تو یقیناً انشاء اللہ یہ جلد ہمارے کام مکمل ہوں گے ۔border entries کے بار میں تھوڑی بات کروں گا ۔وہاں پر کیونکہ پہلے border کھلا ہوا تھا ابھی fencing ہورہی ہے پورے border میں ۔تو وہاں پر ظاہر ہے جب fencing ہورہی ہے پہلے تو کھلا ہوا تھا گاڑیاں آجارہی تھیں کاروبار کررہے تھے ۔ابھی کچھ گیٹ رکھے گئے کچھ pockets رکھے گئے ۔جی ابھی اِن گیٹ سے کاروبار ہوگا آئندہ۔border entries کے طور پر border entries میں اِنہوں نے وہاں پر ہزاروں کوئی پندرہ، بیس ہزار زمیاد گاڑیاں کام کررہی ہیں لوگ اپنا روزگار جو چھوٹے موٹے کاروبار ہیں اُس سے زمیاد کے throght کررہے ہیں ۔اِنہوں نے total دوسو، تین سو، پانچ سو یا چھ سو لوگوں کے ہاتھ میں دیدیا اپنے معتبرین کو دیدیے۔اور وہ total پیسہ بجا غریب جو زمیاد والے ہیں سب کو ملتا وہ کچھ لوگوں کی جیب میں گیا۔اُن جو اپنے لیویز کی یا چپڑسی کی نوکری ڈھونڈتے تھے وہ لوگ کروڑ پتی بن گئے اور کوئٹہ میں بڑے بڑے بنگلے کوئٹہ اور زاہدان میں اُنہوں نے بنالیے ہیں ۔اُس کے علاوہ آپ کی توجہ مبذول کرواؤں گا تفتان بازار چہ کی طرف تفتان بازار چہ ایک جگہ ہے جہاں پر پہلے وہاں پر open کاروبار ہورہا تھا کوئی دس ہزار وہاں پر قلی اور لیبر کے طور پر لوگ وہاں پر کام کررہے تھے ۔پچھلے دو سال سے dvelopment اسکیم کے طور پر کہ جی ہم وہاں پر کام کررہے ہیں اُس کو federal governemnt نے اور صوبائی حکومت نے بند کردیا شائد کسٹم میں صوبائی حکومت کا اتنا عمل دخل نہیں ہے federal government نے اُس کو بند کردیا۔ابھی کوئی چھ مہینے پہلے چیف سیکرٹری صاحب گئے تھے چیف کلکٹر گئے تھے وہاں پر۔کہ جی ہم یہ کھولیں گے مگر سیاسی مصلحت کے طور پر۔اب تک نہیں کھلا جارہا ہے آپ مہربانی کرکے رولنگ دیدیں کسٹم والوں کو بلالیں۔کہ جب آپ اور چیف سیکرٹری گئے آپ لوگوں نے پریس کانفرنس شائد کی ہے کہ جی ہم جلدی کھول رہے ہیں ۔تو پچھلے چھ مہینے سے آپ کیوں نہیں کھلا رہے ہیں ۔اُس کے علاوہ چاغی بلوچستان اور پاکستان لوٹنے

والوں کوسلام کہ پتہ نہیں وہ کونسے خدمات ہیں کہ عمران خان کی طرح کی طاقتوار اقتدار سے چلے جاتے ہیں۔مگر اُسی طاقت کے ساتھ لوٹ اور کھسوٹ میں مشغول ہیں۔ بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی

حاجی احمد نواز بلوچ: دومنٹ سر! پھر آپ بولیں ۔جناب اسپیکر صاحب! شکریہ جناب اسپیکر! ہمارے محکمہ پولیس میں جو منشیات کے خلاف کوئٹہ میں جواُنہوں نے اقدامات کیے ہیں یا اُن مگرمچھوں پر ہاتھ ڈال رہے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔کیونکہ یہ ایسا ناسور ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہماری گلی کوچوں اور محلوں میں منشیات پھیل رہا تھا۔اور اُس میں ابھی بھی اتنا میرا خیال اور کام کی ضرورت ہے اور اِن چیزوں کو دیکھنا چاہیے۔تاکہ ہمارے ڈسٹرکٹ پولیس اور بلوچستان پولیس اِس پر قابو پاسکیں۔جن علاقوں سے اُنہوں نے اُن کو بھگایا ہے خصوصاً سٹی نالے سے جناب اسپیکر! میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔وہ ہمارے علاقے گلی محلوں میں پھیل گئے ہیں تو اِس سے اور بدامنی پھیل رہی ہے ہمارے گلی کوچوں میں۔ظاہر ہے اسکولز بھی ہیں ادارے بھی ہے مساجد بھی ہیں،تو یہ اُن سے متاثر ہورہے ہیں لوگ عام شہری اُن سے متاثر ہورہے ہیں۔تو میں محکمہ پولیس کو آپ کی توسط سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں۔کہ آپ اپنے اِن تھانوں کو بھی تھوڑا ساڈنڈا کریں تاکہ وہ اِن پر جو اِن پر منشیات بیچنے والے ہیں اُن پر قابو پائیں تاکہ یہ ناسور ہمارے صوبے سے ختم ہوجائے۔تو ایک چیز اور آپ کی اجازت سے میرے دوست نے میں اور تو جواب نہیں دوں گا۔ہمارے اُن ساڑھے تین سال کا حساب کون دے گا جو ہماری عوام نے ہمارے حلقوں میں جو مداخلتیں ہوئی اور ہماری عوام نے سفر کیا تھا اُس کا بھی جواب چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی کھیتران صاحب!

وزیر برائے مواصلات وتعمیرات: دو دن سے میں عجیب وغریب باتیں سن رہا ہوں sir کہ ایک علاقے کے لوگوں کی آپس کی سیاسی مخالفت ہے میرے خیال میں خدانخواستہ کوئی قبائلی دشمنی نہیں ہے۔اُس چیز کو یہاں پر discuss تھوڑی دیر پہلے میر عارف صاحب بتارہے تھے کہ جی پہلے ہم ناراض تھے اب راضی چلو شکر ہے روٹھے ہوئے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں واپس اب تو پہلے دن سے کہتے تھے گھر میں ہوتی ہے چھوٹی موٹی لڑائیاں بھی ہوجاتی ہیں میاں بیوی کی بھی ہوجاتی ہے بھائیوں کی بھی ہوجاتی ہے۔تو وہ مل بیٹھ کے وہ ساری چیزیں ہم سی ایم صاحب بھی یہ کہتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں اسی بلوچستان کے رہنے والے ہیں سب اسی مٹی سے پیدا ہوئے ہے اللہ تعالی دشمنوں سے بچائے باقی سیاسی رنجشیں ہوجاتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ ابھی وہ فرمارہے تھے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے بتایا انہوں نے کہ وہ جتنے بھی daily wages پر لگے تھے کسٹم نے اُس کو نکال دیا مجھے تو بڑا افسوس ہوا حالانکہ میں آپ کو پتہ ہے کہ میرے آپ کو پتہ

ہے کہ رکنی میں کسٹم کی چیک پوسٹ ہے۔ مجھے اگر ووٹ ملتے تھے ویسے ملتے ہیں اگر وہ نہیں ملتے وہ سات، آٹھ آدمیوں کو بے روزگار کر کے مجھے تو میں میر صاحب کی اب آگے پھر زمباد گاڑی والا اس نے اٹھا لیا تو وہ پھر وہ جو دو سو، چار سو، پانچ سو یا ہزار۔ وہ بھی اسی علاقے کے ہیں ہمارے نہیں ہے مجھے تھوڑی بات کر لینے دیں وہ سمگلنگ کر رہے ہیں یا روزگار کر رہے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ روزگار ہیں اور کچھ نہیں ہے اس میں بلوچستان آپ کا 46 پرسنٹ 47 پرسنٹ آپ کا پاکستان کا ہے چھوٹے موٹے کاروبار ہونے چاہیے ساری دنیا میں ہے۔ مین روڈ سے بھی ہو رہے ہیں تو اگر زمباد گاڑی والوں نے تو چاہے تو یہ تھا میں تو بلوچستان کی مفاد کی بات کر رہا ہوں اور پھر میں کسی کو defend نہیں کر رہا ہوں ان کے اپنے علاقے کے مسئلے ہے میر عارف محمد حسنی کا میر صادق سنجرانی کا ان کی آپس کی ناراضگیاں ہیں سیاسی ناراضگیاں ہیں دشمنی میں وہاں رہا ہوں تربت، دالبندین میں تحصیلدار رہا ہوں کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے تو یہ آپ بیٹھے ایک دوسرے کے ساتھ آپ اُس کو corrupt بھی کہہ رہے ہیں آپ اُس کو وہاں سے بلوچستان کو قسمت سے وہاں پر ایک نمائندگی ملی ہے اور شاید اس میں کوئی ہو گئے کہ وہ اتنے سالوں سے بطور چیئرمین سینیٹ بیٹھا ہوا ہے اور بہت بلوچستان کے لیے اعزاز کی بات ہے کہ بلوچستان کا ہمیشہ بلوچستان کا جناب اسپیکر صاحب ڈپٹی چیئرمین کی خیرات دی جاتی تھی ہمیشہ کبھی جان جمالی کی صورت میں کبھی صابر بلوچ کی صورت میں کبھی کیس کی صورت میں یا وزارتوں میں بھی یہی پوزیشن ہوتی تھی جام صاحب بیٹھے ہیں عقد اور شخصیت ہیں اپنے علاقے کی بہت بڑی ہستی ہیں وزیر اوپر بیٹھا ہوتا ہے وزیر مملکت وہ بچارا کیا کرے گا کوئی کام ہی نہیں کر سکتا ہے جو وزیر کے اختیار میں ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ ان چیزوں کو appreciate کرنا چاہیے بہت شکر یہ مرکز کا اور ان کا طاقتو کا اُس کو بیٹھے ہوا ہے یا اُس کے اپنے guts ہیں دو آدمی اور چار آدمی کو روزگار تو دے دیتا ہے پارٹی سے ہٹ کے آپ ایک بلوچستانی کے حیثیت سے سوچیں میرا خیال ہے کچھ اچھا نہیں لگ رہا ہے اس فورم پر ایک دوسرے کو leg pulling کرے ایک دوسرے کے اور آپ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم ہیں پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ہم اسی بلوچستان کے ہیں آپ جس فورم پر چلنا چاہتے ہیں لوگوں کے روزگار کے لیے چاہے وہ کسٹم ہے فیڈرل جو بھی ادارے ہیں ہم آپ کے ساتھ سی ایم صاحب آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں بلوچستان کے وسیع تر مفاد میں نہ کرے please request میری ہے میں زیادتی کسی کی لڑائی میں نہیں ہوں میری ایک request ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ چیزیں کیا ہے دالبندین میں دونوں کے آپ کے گھر ادھر ہے نہ وہ بارکھان کا ہے نا آپ کو ہلو کے ہیں آپ بیٹھے کل آپ اکٹھے ہونگے انشاءاللہ آپ ایک سٹیج پر آ کے بیٹھیں گے ایک دوسرے کے ساتھ آپ نے خود فرمایا کہ کل تک ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ آنا جانا سلام دعا نہیں تھی آج الحمدللہ پھر سارے اکٹھے ہو گئے جام صاحب ہے۔

قائم مقام ڈپٹی اسپیکر: آپ نے صحیح کہا کہ کھیتران صاحب۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: تو میں یہی request کروں گا کہ یہی چیزیں آپ میڈیا پر لائیں گے ایوان میں لائیں گے اس کا کوئی بلوچستان level پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلوچستان کے وسیع تر مفاد میں آپ اپنے گھروں میں بیٹھ کے آپ چلے جائے اگر وہ ایک قد آور حیثیت ہم صادق کو کہیں گے اُس کے بھائیوں کو کہیں گے کے آپ کے پاس آجائے بیٹھ جائے کوئی مسئلہ نہیں ہے میرا اور آپ کا حلقہ ایک ہو گیا ہے کیا ہم ایک دوسرے کے ساتھ جنگ شروع کر دیں گے یا ایک دوسرے کی برائی نہیں ہم عوام پر چھوڑیں گے آپ کامیاب ہو کے آئیں گے میں ناکام ہو جاؤں گا میں کامیاب ہوا آپ ناکام ہو جائیں گے یہ سیاست ہے میری گزارش اتنی ہے باقی میں کسی کی ذاتی لڑائی میں نہیں ہوں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے بلوچستان کو اچھی نمائندگی دی ہے اور اُس وقت یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارے president تھے ان کی کوششوں سے چیئرمین بنا آپ کی محنت سے ہماری محنت سے تو اُس کو نہ کرے please thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح کہا کھیتران صاحب آپ نے میرے خیال سے میر عارف جان یہ پھر جو ہے جواب در جواب ہو جائے گا میرے خیال سے مناسب نہیں ہے اسمبلی کے فلور پر یہ پھر میرے خیال سے wind up نہیں ہوگا اسی بارے میں کہ کسی اور بارے میں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: borders entries کی بات کی تھی آج پرسوں جو میں نے بات کی تھی اُس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ افغان بارڈر کا میں بتا رہا تھا یہ ایران بارڈرز میں entries ہے گورنمنٹ نے دیے بجا سب کو allow کرنے کی اُن نے کچھ لوگوں کو دیا کچھ لوگوں نے کروڑوں روپے کما لئے ادھر اور عوام بیٹھی رہی وہاں پر وہ جو آپ کو یاد ہوگا دو تین واقعات ہوئے ادھر چاغی میں حالات خراب ہوئے وہ اسی کا reaction تھا کہ جی اُن کو نہیں کمانے جانے نہیں دیتے تھے تیل کا کاروبار کرنے کے لیے کماتے وہی تھے جو ایران کی طرف جو بارڈر گیٹ پہ جاتے تھے کماتے وہ تھے۔ یہ کیوں کہ ان کو کمائی نہیں ہوتی تھی تو اسی لیے لوگ روڈوں پر آ گئے تھے اُس کے علاوہ میں نے بات کی سردار صاحب کہہ رہے کہ جی آپ ذاتیات کی بات کر رہے ہیں میں تو ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں سمنگلی میں یا اس علاقے میں سمنگلی جو بھی علاقہ ہے یہ یہاں پر زمین allot کی گئی دس ارب روپے میں بھیجے گئے جلدی جلدی دس ارب روپے میں senator عبدالقادر پٹیل وہ کہتا ہے میں پٹیل نہیں ہوں بتائیں اگر پٹیل نہیں ہے وہ کون ہے سردار یار محمد رند اُن کو کہتے ہیں۔ اُن کے through جو زمین بھیجی گئی دس ارب روپے کمائے گئے اُس کے بعد ایک اور کوشش کی گئی پچھلے دنوں وہ فائل گی ادھر جگر تک گی اُس کے بعد وہ فائل روک دی گئی اُن کو allotment نہیں دی گئی وہ پتہ چلا تھا کہ جی وہ NAB بھی انکوائری کر رہی ہے نیب بھی بتائے گی۔ جی وہ پہلا والا جو انہوں نے کیا نیب نے اُس میں کیا کیا پھر اُس کے بعد کوئی زیادتی مخالفت نہیں ہے لوگوں نے مجھے ادھر کمیشن اور یہاں پر acceptance بی اینڈ آر کا وزیر رہا ہوں پورا بی اینڈ

آر الحمدللہ گواہ ہے میرے کردار کا میں لعنت بھیجتا ہوں کرپشن اور یہ acceptance اور کمیشن پہ میں نے آج تک کسی کو یہ نہیں کہا ہے بی اینڈ آر کے جی آپ یہ کینسر کا بیمار ہے آپ اس کو پانچ سو روپے دے تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں پر خرابی ہوگی لوگوں نے مجھے بھیجا ہے اسی لئے کے جی جہاں پر کوئی اگر خرابی ہوتی ہے تو آپ خرابی point out کریں تو وہی میں بتانا چاہ رہا ہوں یہاں پر ایوان کو۔

قائم مقام ڈپٹی اسپیکر:۔ شکریہ عارف جان حسنی صاحب جی جام صاحب۔

جام کمال خان عالیانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر!

آج جس subject کے حوالے سے میں تھوڑی بہت بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ اور یقینی طور پر اس پر بڑی بحث بھی ہوئی ہے اس پر لوگوں نے اپنی روشنی بھی ڈالی ہے اور موجودہ بلوچستان میں اور پاکستان میں جو سیلاب کی صورتحال ہے۔ چونکہ میرا تعلق بھی ایسے ضلع سے ہے جہاں بلوچستان میں اِس سیلاب نے بڑی تباہ کاریاں کی ہیں اور ساتھ ساتھ بلوچستان کے ہر اُس اضلاع کے لیے جہاں بارشوں سے اور سیلابوں سے نقصان ہوا ہے۔

لیکن جناب اسپیکر صاحب! میں جس طرف اس بات کو لے جانا چاہ رہا ہوں اس forum کے حوالے سے اِس مقدس ایوان کے حوالے سے وفاقی حکومت کے لیے صوبائی حکومت کے لیے کہ ہم صرف یہ نہ سمجھیں کہ یہ ایک سیلاب اور ایک بارش کا سلسلہ ہوا اور اب ختم ہوا اور اب چیزیں جو ہیں normal زندگی کی طرح چلیں گی۔ ہم نے 2004ء میں بھی سیلاب دیکھا ہے اُس سے پہلے بھی دیکھا ہے 2010ء میں بھی دیکھا ہے لیکن شاید اس دفعہ جو یہ سیلاب کا سلسلہ پورے پاکستان میں اور خاص کر بلوچستان میں ہوا ہے ہم شاید اس کو بہت underestimate کر رہے ہیں اور اُس کی وجہ میں اِس لیے دیکھ رہا ہوں کہ ہم کیوں اس کو underestimate کر رہے ہیں یا تو ہم ابھی تک عوام تک یہ ساری حقیقت بیان نہیں کر سکے۔ یا تو وفاق اور صوبہ صوبائی حکومتیں ابھی تک پبلک کے اندر awareness create نہیں کر سکیں کہ آنے وقت میں کیا ہونے جا رہا ہے۔ آگے کی اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کا علم ہے لیکن ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کچھ حساب سے سوچ کا مقدار کے حوالے سے دیا ہے کہ ہم اپنے فیصلے اور اپنے منصوبہ بندی ایسے کریں تا کہ اُس کو بہتر انداز میں عوام کے لیے کچھ کر سکیں۔ مجھے اس بات سے یاد آ رہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ جب بادشاہِ وقت کو خواب میں گائیوں کی صورت میں بہت تندرست اور کمزور گائے نظر آتی ہیں تو اُس کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ سات اچھے سال گزریں گے سات سال بڑے قحط سالی کے گزریں گے۔ تو یقینی طور پر قدرتی چیزوں کا ہر لحاظ سے جو فیصلہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں اشرف المخلوقات بنا کر جو بھیجا ہے چند فیصلے ہم نے لوگوں کے لیے کرنے ہیں۔ کچھ منصوبہ بندی ہم نے لوگوں کے لیے کرنی ہے۔ چند چیزوں کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔ تا کہ اُن کی

زندگیوں میں بہتری آسکے یا کم از کم اُس آفت سے نمٹنے کا ایک طریقہ کار ہو۔

جناب اسپیکر صاحب! ملک کی حالات سب کے سامنے ہیں ملک ایک بہت بڑے اقتصادی چیلنج سے گزر رہا ہے اور یہ صرف پاکستان نہیں ہے جب ہم یورپ کی طرف اور باقی ممالک کی طرف بھی نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہر ملک اپنی کسی نہ کسی صورت میں پریشان ہے۔ سندھ میں جس طرح کا نقصان ہوا ہے اور نصیر آباد ڈویژن میں جس طرح نقصان ہوا ہے اِن دو ضلعوں اس ایک صوبے میں اور اِن اِس ڈویژن کے اندر اگر ہم حساب لگائیں تو ایک بڑی مقدار میں گندم اگھائی جاتی ہے۔ اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ شاید آنیوالی season میں اس میں بہت بڑی کمی ہوگی۔ چاول کی فصل صوبہ سندھ میں اور بلوچستان میں تقریباً بلکہ ساری ضائع گئی۔ بلوچستان کے بہت سارے اضلاع میں جہاں کپاس اُگائی جاتی تھی۔ جو اس flood میں آئی ہے 80 فیصد لوگوں نے اُس کا نقصان اٹھایا ہے وہ لوگ جنہوں نے یوریا زمین کی کاشت کے لیے ٹریکٹر زمیندار نے ڈیزل خرچ کیا وہ سارے پیسے ضائع گیا۔ وہ آڑھتی جس نے اُس زمیندار کو پیسہ دیا قرض دیا وہ پیسہ ضائع گیا جس زمیندار نے زمین کے لئے پیسہ لیا اُس کی زمین اس صفحہ ہستی سے مِٹ گئی۔ جب ان سارے چیزوں کا ہم سوچتے ہیں اور جس طرح کا پانی آج بلوچستان میں کہ اُس ڈویژن میں اور سندھ میں کھڑا ہے یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے کہ آنے والے دنوں میں ابھی احسان شاہ صاحب یہاں بیٹھے تھے۔ اور انہوں نے صرف نصیر آباد کا ایک بڑا basic سا data مجھے share کیا کہ 60 فیصد لوگ وہاں ملیریا کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہم شروعات کی بات کر رہے ہیں ابھی تک ہم Gastro پر نہیں گئے باقی امراض کی طرف نہیں گئے۔

یہ ساری situation میں جو حکومت بلوچستان نے پچھلے دس، پندرہ سالوں میں کئی سکول، روڈ کئی ڈیم کئی دفتر کے protection بندات یہ ساری چیزیں بنائی یہ سب چیزیں اس آفت میں اُن کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب اور کیا ہونے جا رہا ہے ایک تو میری آپ سے request ہوگی اس forum کو update رکھنے کے لیے عوام کو کم از کم ان چیزوں کے حوالے سے معلومات فراہم کرنے کے لیے Provincial اور Federal Government کی ایسی body ہو جو میرے خیال provincial Assembly کو ساتھ، ساتھ حکومت کو بھی اور public کو آگاہی دے۔ کہ سب سے پہلے تو بتائیں کہ پورے بلوچستان میں اور اس طرح سندھ میں پاکستان میں جو نقصانات ہوئے ہیں کس نوعیت کے ہوئی ہیں کس طریقے کا ہوا ہے کیا کیا اس کے اندر سے strategy اپنائی جا رہی ہے کیا plan کیا جا رہا ہے آنے والے چیز وقت میں کن کن چیزوں کی کمی ہے کن کن چیزوں کی طرف ہمیں سوچنا چاہیے تا کہ ہم نے اگر ان چیزوں پر control نہیں کیا تو مجھے بہت بڑا خدشہ ہے کہ Law and order کا situation نہ صرف بنیں گا بلکہ already بن چکا ہے۔

نصیر آباد کے ہمارے ممبرز یہاں بیٹھے ہیں یہ بخوبی اس بات سے واقف ہوں گے کہ آئے دن مجبوری دیکھیں ایک چوری اور ایک ایسی چیز جس کے لیے انسان صرف فطری طور پر چور بنتا ہے وہ الگ بات ہے لیکن جس مجبوری سے آپ کے پاس گھر نہ ہو، چھت نہ ہو، کھانا نہ ہو، بچے آپ کے بھوک سے مر رہے ہو، زمین آپ کو نہیں اور اوپر سے security کا فقدان ہو law and order کا بھی ہو۔ تو اس شخص کے ذہن میں جو آئے گا وہ کریگا تو ہم اُس دِن سے ڈرے جب ان چیزوں کا اثر ہمارے شہروں تک اور ہمارے محلات تک already پھیل رہے ہیں۔ کراچی آپ لے لیں آپ نصیر آباد ڈویژن کے شہر لے لیں، لسبیلہ لے لیں، کوئٹہ لے لیں اُن علاقوں میں رہنے کے لیے گھر نہیں ہے، پانی ہے، نُقصانات ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے strategy urgent level پر حکومت کر رہی ہوگی لیکن یہ ابھی ٹینٹ اور تمبو سے بات آگے نکل گئی ہیں۔ سب سے بڑی چیز جو میرے خیال سے حکومت بلوچستان اور وفاقی حکومت کو کرنا چاہیے کہ زمیندار طبقہ سب سے بڑا متاثر ہوا ہے۔ پورے پاکستان میں اور جن کے پاس اناج اور باقی چیزوں کے حوالے سے ہیں۔ تو آپ نے اِن چیزوں کو زمیندار کے لیے address نہیں کیا تو آنے والی فصل کے حوالے سے بھی کمزوری ہوگی جس کا مطلب ہے کہ آٹھ، نو مہینے بعد جس چیز کا ایک سہولت عوام میں جانی چاہیے وہ prices بہت مہنگی ہو جائی گی۔ ہم آج بات کر رہے ہیں کہ فصلیں بڑھ گئی ہیں مہنگائی بڑھ گئی ہیں۔ یہ مہنگائی جب پانچ گناہ یا دس گناہ بڑھ جائے گی تو شاید اُس کو برداشت کرنا کسی کی بس کے بات نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے ایک عام انسان اپنی زندگی میں جب طریقہ کار سے گزر رہا ہے۔ تو اُس نے تیس، چالیس سال کی محنت سے اگر اپنے خاندان کی محنت سے گھر بنایا ایک کمرہ، دو کمرہ، تین کمرہ ڈالا۔ پیسے جمع کیے کپڑے تھے سامان تھا یہ پیسے جمع ایک رات کی بارش اور سیلاب وہ سب کچھ اُٹھا کے لے گئے۔ اب ایک دن میں یا ایک سال میں بھی اُس کو یہ ساری چیزیں واپس نہیں مل سکتی ہیں اب جس مجبوری کے حالت میں ایک شخص ہے یا خاندان ہے ہمیں اسے پہلے یہ تدابیر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اِن چیزوں کو آگے اپنے صوبے کے لیے ہم مزید خرابی کی طرف دیکھنا بہت مشکل کام ہوگا اگر ہمارے بہت اچھے وسائل ہوتے پاکستان کی economy بہت اچھی چل رہی ہوتی۔ پاکستان کے اندر مہنگائی اور پاکستان کے اندر یہ آج کل کے dollar rate ہے اور باقی چیزیں inflation نہ ہوتی تو میں اور آپ سوچ سکتے تھے کہ حکومت کے پاس بہت پیسہ ہے اور چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی نہ ہی صوبائی حکومت کے پاس نہ ہی وفاقی حکومت کے پاس وہ وسائل اس طرح کے ہمیں نظر آرہے ہیں کہ infrastructure بچائے۔ اُس کو بنائیں PSDP کو continue کریں نئی ملازمتیں دیں پینشن دیں ترقی دیں لوگوں کو زمینداری کے لیے کچھ دیں۔ ان زمینوں کو بحال کرائیں ان ٹوٹے ہوئے فٹ فیڈر یا باقی کینالز کو ٹھیک کروائیں highways کو ٹھیک کریں national roads کو ٹھیک کریں کہاں کہاں کریں مجھے بڑا مشکل لگتا ہے کہ ان پیسوں کا بندوبست اُس طرح سے ہو

جس طرح ہم سوچ رہے ہیں. ایک بہت بڑی رقم ہے اور اس رقم کا میں تو صرف آپ سے infrastructure کی بات کر رہا ہوں جو دوسرے چیزیں ہے اسے واسطہ بھی نکلتی جا رہی ہے security کی reasons میں Health کے حوالے سے food security دیکھیں الحمدُ للہ پاکستان میں چیزیں اگر اچھی رہی ہے تو یہ اللہ کا بڑا کرم رہا ہے کہ یہاں کے زمینداروں کی ایک بہت بڑی contribution رہی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں زمیندار طبقے کو وہ اہمیت کبھی نہیں دی گئی جو شاید کسی industrialist کو بھی لیا ہے میں ایک industrialist سے ملا اور اُن سے جب میں بات کر رہا تھا تو میں کہاں جی ہمارے ملک کا جو 70-60 فیصد اگر export ہے یا جو آمدنی ہم کماتے ہیں زمیندار ہم کو پیدا کر کے دیتا ہے پاکستان میں 55 سے 60 فیصد کپاس کے بنیاد پر آپ کی textile اور garments فیکٹریاں چلتی ہیں اُسی کے وجہ سے آپ کے پاس foreign exchange آتا ہے ہر فیکٹری کے اندر دو ہزار ڈھائی ہزار تین ہزار آدمی کام کرتا ہے جب یہ raw material آپ کا ختم ہو جائے گا تو پر آپ import نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ پاکستان کے پاس foreign currency اتنا ہے نہیں کہ وہ اپنا import بل اور export بل کو balance کر سکیں۔

تو لہٰذا اگر ہم نے صحیح ٹائم پر ان چیزوں پر توجہ نہیں دیا ہم ایسے حالات کا شکار ہو سکتے کہ جہاں کھانے کا بھی مسئلہ ہو گا، industry کا بھی مسئلہ ہوگا اور اُوپر سے law and order کا بھی مسئلہ آ سکتا ہے۔ لہٰذا میری چونکہ میں اس بات پر نہیں جانا چاہتا کہ کتنے بندات ٹوٹے کتنے districts میں نقصان ہوا وہ تو ہو چکا ہے وہ تو ایک طریقہ کار تھا وہ قدرتی وہ گزر گیا اس میں کتنی کمزوریاں تھی وہ ہم سب کو پتہ ہے اس کی کیا کیا وجوہات ہے اس میں بھی میں نہیں جانا چاہتا لیکن ہم آگے کی طرف کم از کم ہمیں سوچنا چاہیے اور اس forum سے میں request کروں گا کہ ہم یہ نہ سمجھیں کہ یہ بارشیں اگلے سال نہیں ہوگی کیونکہ ہمارے ہاں عموماً یہی فطرت ہے کہ ایک نقصان ہوا تو آگے نقصان کا ہم سمجھتے ہیں اگلے سال یہ نہیں ہوگا۔ بوقت ایک ہی وقت پشین ہو، قلعہ عبداللہ ہو، موسیٰ خیل آپ کا ڈسٹرکٹ ہو، خضدار ہو، وڈھ ہو، لسبیلہ ہو، نصیر آباد ڈویژن ہو، جھل مگسی ہو اور باقی بہت سارے اضلاع اتنی بڑی نوعیت کا پانی اور نقصان ایک ہی وقت میں دینا یہ اگلے سال بھی ہو سکتا ہے۔

تو میری صوبائی حکومت سے اس فورم سے ایک request بھی ہے اگر وہ concern minister ہوتے، یہ نہیں ہے کہ project کوئی ہم نے شروع کیا تھا ایک ulaform ہم نے دیا تھا کہ جس طرح PDMA کا ایک آپ کے پاس مرکز کوئٹہ میں ہے 33 ایسے projects نے ہر ضلع میں بننا تھا یہ آپ کی PSDP کے اندر reflected بھی ہے اس کے پیسے بھی موجود ہے اور یہ منظور شدہ ہے ہر ضلع کے ہیڈ کوارٹر کے اندر پندرہ ایکڑ کے boundry پر ایک اسی طرح کا پی ڈی ایم اے نے بننا تھا جس کے اندر ہیلتھ rescue کا ایک section بھی تھا،

جس کے اندر چالیس سے پچاس rescue اور اس چیز سے منسلک لوگوں کی jobs بھی تھی، ہر اس ضلع کے اندر چاہیے زلزلہ، سیلاب آئے یا کوئی آفت آئے اس کی equipment requirment بھی تھی جہاں loader ہو bulldozer ہو، boat ہو یا اسی طرح فائر بریگیڈ ہو، اسی طرح کا سسٹم تھا اور ساتھ ساتھ اس کے اندر کم سے کم اتنی گنجائش بھی تھی کہ پانچ سو سے ہزار سے پندرہ سو لوگ بیک وقت آپ لا کے ٹینٹنگ tenting facility بھی بنا سکتے تھے، یہ ساری چیزیں 33 اضلاع میں صرف ساڑھے تین ارب میں انہوں نے بننا تھا۔ میں request کروں گا P&D کے منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب سے کہ صرف اگر اس نظریہ سے دیکھا جا رہا ہے کہ اور حکومت نے یہ پروگرام کیا تھا آج اگر ڈیڑھ سال میں یہ پروجیکٹ complete ہوتے، میں نہیں کہتا یہ بہت ideal پروجیکٹ ہوتا، آج پورے بلوچستان میں ٹینٹ کہاں سے جاتا ہے کوئٹہ سے جاتا ہے سامان کہاں سے جاتا ہے کوئٹہ سے جاتا ہے، آج نصیر آباد کٹا ہوا تھا، لسبیلہ کٹا ہوا تھا، جھل مگسی کٹا ہوا تھا، بہت سارے ایسے علاقے تھے کٹے ہوئے تھے سامان تھا بھی تو نہیں پہنچ رہا تھا اس میں کم از کم ایک فائدہ ہے کہ آج مثال ہے کہ آواران میں flood آیا ہے اور لسبیلہ میں نہیں آیا ہے تو ہمارا سینٹر ان کی مدد کر سکتا ہے، خضدار کی سینٹر ان کی مدد کر سکتا ہے، قلعہ عبداللہ کو قلعہ سیف اللہ کا سنٹر مدد کر سکتا تھا، جھل مگسی اگر نصیر آباد والے دوسرا سینٹر ایک دوسرے کو مدد یا سامان دے سکتے تھے۔

ہم نے جب برفباری ہوئی تو اسی طرح کا سینٹر قلعہ سیف اللہ میں بنایا اس کا مقصد یہی تھا کہ ایمرجنسی میں پھر چیزیں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہوتی اور کم سے کم ہزار پندرہ سو دو ہزار لوگوں کا آپ کے پاس ٹینٹ کا facility راشن ہو یا باقی چیزیں ہو اور آپ کے پاس اس سینٹر میں موجود ہو، جس طرح 1122 اور MERC کا نیشنل ہائی پر ٹریننگ کرائی گئی تھی یہی پروگرام تھا کی لاہور سے ان سارے 33 سینٹرز کے لوگوں کو trained کرائے جاہیگا تا کہ وہ اس چیز کیلئے trained بھی ہو، آپ یقین کرے جب لسبیلہ میں اور اسی طرح میں نصیر آباد میں ہوا ہوگا، ہمارے یہاں جب لوگ پانی میں پھنسے تھے تو NGOs نے ان کو بچایا ہے، وجہ یہ ہے کہ ان میں چند ایسے صرف دس لوگ تھے جو پانی کے اندر لوگوں کو بچا سکتے تھے باقی کسی کو training نہیں ہے، میں اور آپ اس پانی میں نہیں جا سکتے چاہیے ہمیں جتنی اچھی swimming بھی آتی ہو، تو باقاعدہ آپ کو ان لوگوں کیلئے trained کرانا پڑتا ہے اس کی ترتیب بنانی پڑتی ہے تو میں request ہوگی کہ اس کو please focus کریں۔ دوسری سب سے بڑی بات آج جو نقصان ہو گیا ہو گیا مہربانی کر کے زمیندار طبقے کو focus کریں، bulldozer hours ہو، ٹریکٹر کے گھنٹے ہو یا آپ کے excavator ہو، آپ rental کریں دوسرے اضلاع سے منگوائے، دوسرے صوبے سے مانگیں، بلوچستان کے ہر ہر علاقے میں ان کو بروقت ابھی بھیجے، کیونکہ اگر لوگوں کی زمینیں اور ان کے بندات اور ان کی چیزوں کی تقسیم کا سلسلہ ہی

ٹھیک نہیں ہوگا تو یہ زمینداری نہیں کرسکیں گے، چھوتی نمبر پر ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کو ابھی سے یہ سوچھنا چاہیے کہ آنے والے وقت کیلئے زراعت سے حوالے سے گندم کی جو کاشت جو نومبر میں ہورہی ہے آپ کو بیج نہیں ملے گا کیونکہ پاکستان میں سندھ میں جتنا بیج تھا، نصیر آباد ڈویژن میں جتنا بیج تھا یہ warehouses میں تھی یا جہاں بھی تھے سیلاب ان کو لے گئی ہے لوگوں کے پاس ذخیرہ بھی نہیں ہے گوداموں میں بھی ذخیرہ نہیں ہے تو آپ کو یہ سلسلہ کرنا پڑے گا کہ کل کو اچھے سستے rates میں اپنے زمیندار کو کم از کم گندم کی یہ بیج آپ دی سکیں ، ابھی سے آپ کو بات کرنی چاہیے یوریا اور fertilizer کمپنیوں کیساتھ تا کہ آپ زمیندار کو subsidies rate پر یہ دے سکے، دیکھئے آج آپ کا زمیندار بہت کمزور ہے اس کا گھر بھی گیا ہے وہ نقصان میں ہے وہ کچھ نہیں کرسکے گا یا تو آپ زرعی ترقیاتی بینک کیساتھ باندھ کر کے zero percent loan کے اوپر زمینداروں کیلئے کم از کم ایسی چیز ایک ترتیب بنائے تا کہ یہ اپنے کاشت کو پھر سے اپنی زمینوں کو آباد کرسکیں۔ اگر ہم نے یہ چیزیں کی بروقت کی ہوسکتا ہے ہم ایک بہت بڑے نقصان سے بچ جائیں، اگر ہم نے نہیں کیا ممکنہ طور پر یہ حالات نہ صرف صوبے کے اور ملک میں بھی بڑے خراب ہوسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب اس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان چیزوں کو تھوڑا سا ابھی ہمارے موصوف منسٹر موجود ہوتے تو میں بتاتا، فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو ابھی سے پنجاب سے اگر وہ بات کرے یا کہیں سے بھی کرے کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ بلوچستان میں اس طرح کا گندم کی requirement ہم کر پائیں گے کیونکہ اس وقت سندھ بھی بہت بڑے ایمرجنسی میں ہے اور پنجاب کا southren part ہے وہ بھی بڑا effected ہے تو ابھی سے فوڈ ڈیپارٹمنٹ جو ہے پنجاب کی حکومت سے اور وفاق سے بات کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک کمیٹی بنانی چاہیے صوبے کے اندر جس کے اندر اپوزیشن اور حکومتی جماعتوں کے لوگ ہو، اور وہ مسلسل اسلام آباد میں وفاقی حکومت کے ساتھ in touch رہے، دیکھئے United Nation آرہا ہے دنیا کے ادارے آرہے ہیں funding کرنے آرہے ہیں ہمارے پاس ایک simple طریقہ کار ہنا چاہیے کہ ہم نے اپنے صوبے کیلئے ان سے کیا لینے ہیں اور کیا کام کروانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں باقی چیزیں irrelevant ہیں اس stage پر، ایک سیاسی کشمکش کے بیچ میں اگر پھسے ہوئے ہیں لیکن سب سے بڑی چیز جو میں سمجھتا آپ سب سمجھتے ہیں اس لئے میں نہیں سمجھ رہا کہ ہم نے اس آفت سے کس طرح نکلنا ہے اور چیزیں کو آگے کی طرف کس طرح لے جانا ہے UN نے بہت بڑے ادارے یہاں آئے ہیں انہوں نے visit بھی کیا ہے میں بار بار دیکھ رہا ہوں کہ جو چیف منسٹر سندھ ہے اور وفاقی پرائم منسٹر صاحب ہے وہ بھی سندھ میں ہر جگہ دورے کررہے ہیں آج بھی کررہے ہیں، ہمیں بھی بار بار جب تک ہم ان stake holders کو بلوچستان بار بار نہیں لائیں گے اب فیصلے یہ بدقسمتی ہے ہمارے ملک میں کہ جب تک آپ pressure نہیں ڈالتے آسانی سے یہ کام نہیں ہوتا، میری اپوزیشن

جماعتوں سے بھی request اور ہمارے جو treasury benches کے ہیں کہ ہم نیشنل اسمبلی کے اندر سینٹ کے اندر daily bases پر کم از کم قرارداد لائے یا سوالات اُٹھائیں کہ جی بلوچستان کے حوالے سے بھی چیزیں کس طرح ترتیب دی جارہی ہے، دیکھئے ہمارے کو electronic media cover نہیں کرتا، الیکٹرانک میڈ یا جہاں cover نہیں کرتا تو بدقسمتی سے ہم یہ محصوص کرتے ہیں کہ شاید ادھر کچھ نہیں ہورہا، تو سندھ کے اندر یقینی طور بڑے حالات خراب ہیں لیکن بلوچستان کے اندر اس بات کو فکر کرنا چاہیے کہ یہاں غربت بہت زیادہ ہے۔ آپ کے ہاں ٹھیک ہے زمینداری آباد ہے بہت عرصے سے ہیں ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ وہاں نقصان کا کچھ ازالہ نہیں ہونا چاہیے لیکن بلوچستان کے اندر کا جو زمیندار ہے وہ بہت کمزور ہے اور وہ اپنی کمزوری سے جو آج اس stage پر ہے اگر اس کی صحیح مدد نہیں کی گئی تو وہ اور بھی پسماندگی کی طرف جائیگا تو جناب اسپیکر صاحب اگر اس طرح کا آپ بھی اگر ایک کمیٹی تشکیل دیں جو focus ہو جو صوبائی اسمبلی کی کمیٹی ہو جو اس چیز پر focus کر کے پھر جس طرح دوستوں نے کہا کہ کیسکو کے issue ہے NHA کے issue ہے وفاقی حکومت کیساتھ ہے وہ ان کیساتھ اٹھائیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جام صاحب، سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

سید عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مجھے فلور دینے کا، جناب اسپیکر سرکاری ملازمین میں بے چینی کی ایک لہر موجود ہے، وہ اس طرح سے کہ ہر بندہ جب سرکاری ملازمت اختیار کرتا ہے تو retirement پر۔

(خاموشی۔ اذان مغرب)

تو امید کے ساتھ کہ ریٹائرمنٹ پر اسے پینشن اور دیگر مراعات ملتی ہیں اور ان مراعات میں ایک گروپ انشورنس ہے تقریباً 2008 سے لے کر آج تک اس حوالے سے ہمارے officials servants تھے کوئی شنوائی نہیں ہو رہی اور چیف سیکرٹری ہمیشہ اس اجلاس کی صدارت کرتا ہے تو ملازمین میں ایک تشویش پائی جاتی ہیں اس حوالے سے کہ ان کے گروپ انشورنس کے حوالے سے فوری طور پر عملی اقدامات اٹھائیں جائے متعلقہ احکام سے بات کی جائے اور ان کے اس دکھ درد کا ازالہ کیا جائے جناب اسپیکر ایک دوسرا مسئلہ ہمارے بلوچستان میں چونکہ ہمارا معاشرہ ایک قبائلی معاشرہ ہیں اور قبائلی لوگ عموماً پردے کے حوالے سے احساس ہوتے ہیں اور چونکہ مذہب اسلام بھی خواتین کو پردے کے اندر رہتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کا حکم دیتا ہے لیکن بدقسمتی سے بلوچستان کے بہت سے نادرا سینٹرز میں فی میل اسٹاپ نہ ہونے کے برابر ہیں اور جب ہماری مائیں، بہنیں وہاں سینٹرز میں جاتی ہیں تو جب مرد حضرات وہاں تصویر کھچوانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ وہ ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں موجودہ ڈی جی نادرا سے ان کے جو پیش روتھے اس سلسلے میں میں نے

دوتین ملاقاتیں ہوئی انہوں نے وعدہ بھی کیا لیکن وہ ٹرانسفر بھی ہو گئے لیکن وہ وعدہ وفاء نہ ہو سکا۔اس لیے میری گزارش ہوگی کہ نادرا حکام سے اس بارے میں بات کی جائے اور اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کے لیے پریکٹیکل کوئی اقدامات اٹھائے جائے ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ خواتین ان میں ووٹ کا ریشو بڑھنا چاہیے ان میں ووٹ کا ریشو بڑھنا چاہیے لیکن دوسری طرف ان کو identity card بنانے میں اس طرح کی مشکلات درپیش ہیں اگر ان مشکلات کا ازالہ ہو جائے تو ہماری خواتین ایک تو identity card حاصل کرنے میں ان کو آسانی ہوگی اور دوسری طرف ہمارے ہاں خواتین کا جو ووٹ ریشو ہیں اس میں انشاء اللہ اضافہ ہوسکتا ہے۔اور تیسری بات جناب اسپیکر! چونکہ میری طرح باقی ساتھیوں نے نماز بھی پڑھنی ہیں اور میرے colleague یونس عزیز زہری صاحب فرمارہے ہیں کہ اگر بات مختصر ہو جائے تو مختصراً میرے پشین ضلع میں گیس کا بہت بڑا مسئلہ ہے آپ یقین کریں کہ تقریباً دو مہینہ ہونے کو ہیں لیکن ہم نے گیس کے چولہے نہیں جلائیں تو اس لیے اگر گیس کے متعلقہ احکام خصوصاً GM سے بات کی جائے اور انھیں یہاں بلا کر اس احساس مسئلے پر کوئی وہ بات ہو جائے اور باقاعدہ ان سے ایک میٹنگ رکھی جائے تو میرے خیال میں بہت رہے گا لوگوں کو مسئلہ ہے اور بہت بڑا مسئلہ ہے تو ان گزارشات کو آپ کے good Chair کے طرف سے رولنگ چاہیے امید ہے کہ آپ رولنگ دے کر ان مشکلات کا ازالہ فرمائیں گے۔Thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر جو ہیں سید عزیز اللہ آغا صاحب یقیناً ایک بنیادی مسئلہ ہے جی ایم صاحب کو یہاں سے ایک لیٹر لکھ دیں گے کہ اس پر فوراً کوئی ایکشن لے۔اور لوگوں کو آسانی پیدا کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29 ستمبر 2022 بوقت 3 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 42 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆